محمد اسحاق بھٹی

ایک حدیث

عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یفرك مؤمن مؤمنۃ، ان کرہ منہا خلقا رضی منہا آخر۔ (صحیح مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مردِ مومن کو یہ زیب نہیں دیتا کہ وہ اپنی مومنہ بیوی سے بغض رکھے۔ اس کی ایک عادت اگر اسے ناپسند ہوگی تو دوسری عادت اسے پسند بھی ہوگی۔

اسلام کی تعلیمات کا دائرہ نہایت وسعت پذیر اور ہر شعبۂ زندگی کو محیط ہے۔ اس کا ایک بنیادی اور اہم جزیہ ہے کہ سب لوگ ایک دوسرے سے الفت کا اظہار کریں اور محبت و مودت کے ساتھ زندگی بسر کریں۔ باہمی تعلقات کو مضبوط بنائیں اور آپس کے علائق و روابط میں استحکام پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ کسی کو بلا وجہ ہدفِ الزام نہ ٹھہرائیں اور دوسرے کو شک و شبہے کی نظر سے نہ دیکھیں۔ کسی کے بارے میں ایسا رویہ اختیار نہ کریں جو دلوں میں کدورت کو جنم دینے کا باعث بنے اور تعلقات میں بگاڑ پیدا کرے۔

یوں تو سب کے لیے ضروری ہے کہ ان چیزوں کا خیال رکھیں اور کسی مرحلے میں بھی باہمی مراسم کو خراب نہ ہونے دیں۔ لیکن میاں بیوی کے لیے تو بالخصوص لازم ہے کہ ان امور کو ملحوظِ خاطر رکھیں اور اپنے نازک اور اہم رشتے کو کسی صورت میں بھی بدگمانی اور سوئے ظن سے ملوث نہ ہونے دیں۔

میاں بیوی کے تعلقات کی نوعیت گھر کی چھوٹی سی مملکت کی ہے اور اپنی جگہ بہت ہی اہمیت کی حامل ہے۔ ان کے تعلقات اچھے ہیں اور یہ دونوں ایک دوسرے پر اعتماد کرتے ہیں تو ان کی یہ "مملکت" بڑی کامیابی سے چلے گی اور ذہنی و عملی طور سے ترقی کی طرف قدم بڑھاتی رہے گی، اور اگر خدانخواستہ یہ ایک دوسرے سے بدظن ہیں، بے اعتمادی سے کام لیتے ہیں اور آپس میں بغض یا عداوت رکھتے ہیں تو گھر کا کوئی کام بھی حسن و خوبی سے انجام نہیں پا سکے گا اور اس کی "مملکت" کا کوئی پہلو بھی صحیح اور درست نہیں رہے گا۔ اسی بنا پر حدیث میں

ان کے باہمی تعلقات کو مستحکم رکھنے پر زور دیا گیا ہے اور تاکید فرمائی گئی ہے کہ یہ ایک دوسرے سے بدگمانی نہ کریں۔ آپس میں بغض و عداوت کا مظاہرہ نہ کریں۔ یہ چیز ان کی معاشرتی اور خانگی زندگی کے لیے نہایت ضروری ہے۔ اس ضمن میں مذکورہ بالا حدیثِ پاک الفاظ کے لحاظ سے اگرچہ بہت مختصر ہے لیکن معنی و مضمون کے اعتبار سے یہ بڑی بنیادی اہمیت کی حامل ہے۔

میاں بیوی کئی دفعہ گھر میں لڑ جھگڑ بھی پڑتے ہیں، اور یہ لڑائی جھگڑا عام طور پر کسی بدگمانی یا غلط فہمی کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔ بعض دفعہ ابتدا میں چھوٹی چھوٹی بدگمانیاں دلوں میں جنم لیتی ہیں، اور پھر آہستہ آہستہ خوفناک شکل اختیار کر لیتی اور مستقل بغض اور عداوت میں بدل جاتی ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث میں انہی بدگمانیوں، بدظنیوں اور کدورتوں سے روکا گیا ہے اور گھریلو زندگی کو صاف ستھرا رکھنے کی نہایت ہی حکیمانہ انداز میں تلقین فرمائی گئی ہے۔

میاں بیوی کے تعلقات کا معاملہ بڑا نازک اور اہم ہوتا ہے۔ اس کو نبھانے اور مضبوط رکھنے کی ہر ممکن کوشش کرنی چاہیے۔ بیوی کی اگر ایک عادت مرد کے لیے ناپسندیدہ ہے تو کوئی دوسری عادت پسندیدہ بھی ہوگی۔ مثلاً اگر وہ کھانے پکانے میں مہارت نہیں رکھتی تو شرافت و دیانت کی نعمت سے بہرہ ور ہوگی۔ یا اگر وہ زبان کی تیز ہے تو نیکی اور صالحیت کے زیور سے آراستہ ہوگی۔ اگر کسی حد تک دولتِ علم سے محروم ہے تو اخلاق و کردار کی بلندی پر فائز ہوگی۔ بہرحال اگر مرد کے مقرر کردہ معیار کے مطابق کوئی عادت اس میں اچھی نہیں ہے تو لازماً کوئی عادت اچھی بھی ہوگی۔ ضروری ہے کہ اس عادت کو سامنے رکھا جائے جو اچھی اور پسندیدہ ہے۔ ناپسندیدہ عادت ہی کو سامنے رکھ کر لڑائی جھگڑے کا راستہ نہ اختیار کیا جائے۔ اگر وہ ایک دوسرے کو شک کی نظر سے دیکھتے رہیں گے اور غیظ و غضب کی کیفیت اپنے آپ پر طاری کیے رکھیں گے تو زندگی کی اس وسیع و عریض راہ میں دو قدم بھی آسانی سے آگے نہیں بڑھا سکیں گے۔ ذہنی سکون اور قلبی اطمینان کے حصول، اور عام معاملاتِ زندگی کی گاڑی کو صحیح خطوط پر چلانے کے لیے گھر کی فضا کا درست رکھنا بدرجہ غایت ضروری ہے۔